المستدرك

على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

جلد 5

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

نام کتاب ——— المستدرک (جلد پنجم)

تصنیف ——— للامام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری

مترجم ——— الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمٰن القادری الرضوی

پروف ریڈنگ ——— مزمل ریاض انصاری

کمپوزنگ ——— ورڈز میکر

باہتمام ——— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ——— مئی 2013ء

سرورق ——— باھو گرافکس

طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ——— -/650 روپے

شبیر برادرز ®

زبیدہ سنٹر، ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

E-mail:shabbirbrother786@gmail.com

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

بَنِي النَّجَّارِ، وَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَتَزَوَّجَ فِي الْأَنْصَارِ ثُمَّ قَالَ: إِنِّي أَكْرَهُ غَيْرَتَهُنَّ فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6810 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُمّ شریک انصاریہ نجاریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تھا، اور فرمایا: میں انصار کی خواتین سے شادی کرنا پسند کرتا ہوں، پھر فرمایا: مجھے ان کے مزاج کی تیزی پسند نہیں ہے، اس لئے ان کے ساتھ دخول نہیں کیا۔

ذِكْرُ سَنَاءَ بِنْتِ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ السُّلَمِيَّةِ

حضرت سناء بنت اسماء بن صلت سلمیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6811 – أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدَةَ، قَالَ: وَزَعَمَ حَفْصُ بْنُ النَّضْرِ السُّلَمِيُّ، وَعَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ السَّرِيِّ السُّلَمِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ سَنَاءَ بِنْتَ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ السُّلَمِيَّةَ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

✧✧ حفص بن نضر سلمی اور عبدالقاہر بن سری سلمی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سناء بنت اسماء بن صلت سلمیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا، لیکن رخصتی سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ الْكِلَابِيَّةِ أَوِ الْكِنْدِيَّةِ فَقَدِ اخْتُلِفَ فِي اسْمِهَا كَمَا اخْتُلِفَ فِي قَبِيلَتِهَا وَآخِرُ ذَلِكَ سَمَّتْ نَفْسَهَا الشَّقِيَّةَ وَبِذَلِكَ عُرِفَتْ إِلَى أَنْ مَاتَتْ

کلابیہ یا کندیہ کا ذکر، ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے، جیسا کہ ان کے قبیلے کے بارے میں اختلاف ہے، اور آخر میں انہوں نے اپنا نام ''شقیہ'' رکھ لیا تھا، پھر اسی نام سے وہ مشہور ہو گئیں۔

6812 – حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: "وَالْكِلَابِيَّةُ فَقَدِ اخْتُلِفَ فِي اسْمِهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هِيَ فَاطِمَةُ بِنْتُ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ الْكِلَابِيِّ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هِيَ عَمْرَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رُوَاسِ بْنِ كِلَابِ بْنِ عَامِرٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هِيَ سَبَا بِنْتُ سُفْيَانَ بْنِ عَوْفِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ كِلَابٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هِيَ الْعَالِيَةُ بِنْتُ ظَبْيَانَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَلَمْ تَكُنْ إِلَّا كِلَابِيَّةٌ وَاحِدَةٌ وَإِنَّمَا اخْتُلِفَ فِي اسْمِهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ كُنَّ جَمِيعًا وَلَكِنْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ قِصَّةً غَيْرَ قِصَّةِ صَاحِبَتِهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6812 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ محمد بن عمر بیان کرتے ہیں: کلابیہ کے نام کے بارے میں اختلاف ہے، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ان کا نام ''فاطمہ بنت ضحاک بن سفیان کلابی'' ہے۔ بعض لوگوں نے کہا: ان کا نام ''عمرہ بنت زید بن عبید بن رواس بن کلاب بن عامر''

تھا۔ کچھ مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کا نام ''سبا بنت سفیان بن عوف بن کعب بن عبید بن ابی بکر بن کلاب'' تھا۔ کچھ مؤرخین کا موقف یہ ہے کہ ان کا نام ''عالیہ بنت ظبیان'' ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ وہ کلابیہ اکیلی ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے، بعض نے کہا ہے کہ یہ تمام الگ الگ خواتین ہیں اور ان سب کا الگ الگ ایک واقعہ ہے۔

6813 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الزَّاهِدُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدِ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا يَعْقُوْبُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَخِى ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِلَابِيَّةَ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ: اِنِّى اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ: لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِى بِاَهْلِكِ

(التعليق - من تلخيص الذهبى)6813 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ ﷞ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کلابیہ سے نکاح فرمایا، جب حضور ﷺ اس کے پاس گئے، اور ان کے قریب ہوئے، تو وہ کہنے لگی: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں (نعوذ باللہ من ذالک)، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں بہت بڑی پناہ مل گئی ہے، تم اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔

6814 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَسَدٍ الْحَرَشِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ: اَىُّ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ: اَخْبَرَنِى عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ ابْنَةَ اَبِى الْجَوْنِ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، قَالَ: لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِى بِاَهْلِكِ

(التعليق - من تلخيص الذهبى)6814 - حذفه الذهبى من التلخيص

✧✧ اوزاعی کہتے ہیں: میں نے زہری سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کی کون سی بیوی نے آپ ﷺ سے پناہ مانگی تھی (نعوذ باللہ من ذالک) انہوں نے کہا: عروہ نے حضرت عائشہ ﷞ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ''ابی الجون کی بیٹی کے ساتھ جب رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے اور اس کے قریب ہوئے، اس نے کہا ''میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں'' (نعوذ باللہ من ذالک) حضور ﷺ نے فرمایا: تجھے بہت بڑی پناہ دے دی گئی ہے، تو اپنے ماں باپ کے ہاں چلی جا۔

6815 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: " وَنَكَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً مِنْ كِنْدَةَ وَهِىَ الشَّقِيَّةُ الَّتِى سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرُدَّهَا اِلٰى قَوْمِهَا وَاَنْ يُفَارِقَهَا، فَفَعَلَ وَرَدَّهَا مَعَ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)6815 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کندہ کی ایک خاتون کے ساتھ نکاح کیا، یہ وہی

"بدنصیب" ہے، جس نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ ان کو طلاق دے کران کے میکے بھیج دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کوایک انصاری صحابی (ابواسید ساعدی) کے ہمراہ اس کوان کے گھر بھیج دیا۔

6816 - حَدَّثَنَا بِشَرْحِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الدَّوْسِيِّ، قَالَ: قَدِمَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِيْ جَوْنٍ الْكِنْدِيُّ وَكَانَ يَنْزِلُ وَبَنُو اَبِيهِ نَجْدًا مِمَّا يَلِي الشَّرَبَّةَ فَقَدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْلِمًا فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلَا اُزَوِّجُكَ اَجْمَلَ اَيِّمٍ فِي الْعَرَبِ كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عَمٍّ لَهَا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فَتَاَيَّمَتْ وَقَدْ رَغِبَتْ فِيكَ وَخُطِبَتْ اِلَيْكَ، فَتَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً وَنَشٍّ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَقْصُرْ بِهَا فِي الْمَهْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَصْدَقْتُ اَحَدًا مِنْ نِسَائِي فَوْقَ هٰذَا وَلَا اُصْدِقُ اَحَدًا مِنْ بَنَاتِي فَوْقَ هٰذَا فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِيْ جَوْنٍ: فَفِيكَ الْاَسَى، فَقَالَ: فَابْعَثْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَى اَهْلِكَ مَنْ يَحْمِلُهُمْ اِلَيْكَ فَاِنِّي خَارِجٌ مَعَ رَسُوْلِكَ فَمُرْسِلٌ اَهْلَكَ مَعَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فَلَمَّا قَدِمَا عَلَيْهَا جَلَسَتْ فِي بَيْتِهَا وَاَذِنَتْ لَهُ اَنْ يَدْخُلَ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ: اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَاهِنَّ الرِّجَالَ، قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ - وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ نَزَلَ الْحِجَابَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ فَيَسَّرَ لِي اَمْرِي - قَالَ: حِجَابُ بَيْنِكِ وَبَيْنَ مَنْ تُكَلِّمِينَ مِنَ الرِّجَالِ اِلَّا ذَا مَحْرَمٍ مِنْكِ فَقَبِلَتْ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ: فَاَقَمْتُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ تَحَمَّلْتُ مَعَ الظَّعِينَةِ عَلَى جَمَلٍ فِي مِحَفَّةٍ فَاَقْبَلْتُ بِهَا حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَنْزَلْتُهَا فِي بَنِيْ سَاعِدَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا نِسَاءُ الْحَيِّ فَرَحَّبْنَ بِهَا وَسَهَّلْنَ وَخَرَجْنَ مِنْ عِنْدِهَا فَذَكَرْنَ جَمَالَهَا وَشَاعَ ذٰلِكَ بِالْمَدِيْنَةِ وَتَحَدَّثُوا بِقُدُومِهَا . قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: وَرَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَخْبَرْتُهُ وَدَخَلَ عَلَيْهَا دَاخِلٌ مِنَ النِّسَاءِ لِمَا بَلَغَهُنَّ مِنْ جَمَالِهَا وَكَانَتْ مِنْ اَجْمَلِ النِّسَاءِ فَقَالَتْ: اِنَّكِ مِنَ الْمُلُوكِ فَاِنْ كُنْتِ تُرِيدِيْنَ اَنْ تَحْظِي عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعِيذِي مِنْهُ فَاِنَّكِ تَحْظِينَ عِنْدَهُ وَيَرْغَبُ فِيكِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6816 – سنده واه

✧✧ عبدالواحد بن ابی عون دوسی فرماتے ہیں: نعمان بن ابی جون کندی اوراس کے بہن بھائی شربہ کے قریب مقام نجد میں رہتے تھے، نعمان بن ابی جون کندی مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا میں آپ کا نکاح عرب کی سب سے حسین ترین بیوہ خاتون سے نہ کرادوں؟ وہ آپ کے چچازاد بھائی کے نکاح میں تھی، اب اس کے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے، اوروہ بیوہ ہوچکی ہے، وہ آپ کی شخصیت میں دلچسپی رکھتی ہے اوراس نے آپ کے لئے پیغام نکاح بھی بھیجا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ نکاح فرمالیا، اورحق مہر ۱۲اوقیہ اورایک نش چاندی رکھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اس کا مہر کم مت رکھئے، حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی کسی بیوی

کا حق مہر اس سے زیادہ نہیں رکھا، اور نہ ہی اپنی کسی بیٹی کا حق مہر اس سے زیادہ لیا ہے۔نعمان بن ابی جون نے کہا: ہماری ہمدردیاں تو آپ کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ کسی کو بھیج دیجئے جو ان کو اپنے ساتھ آپ تک لے آئے، میں آپ کے سفیر کو ساتھ لے جاؤں گا اور وہاں جا کر ان کو آپ کے سفیر کے ہمراہ بھیج دوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نعمان کے ساتھ بھیجا، جب یہ دونوں اُن کے پاس پہنچے تو وہ اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں، اور ان کو اندر آنے کی اجازت دی، حضرت ابواسید نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات مردوں سے پردہ کرتی ہیں، یہ بات پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد کی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیغام بھیجا تھا تو حضور ﷺ نے میرے لئے نرمی فرمادی تھی، نعمان نے کہا: تم جن مردوں کے ساتھ گفتگو کرتی ہو، تمہارے اور ان کے درمیان پردہ ہونا چاہئے، البتہ اگر وہ آپ کا محرم ہو (تو اس کے سامنے آنے میں کوئی حرج نہیں ہے) انہوں نے پردہ کے یہ احکام قبول کر لئے، میں وہاں پر تین دن ٹھہرا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے سفیر کے ہمراہ ایک اونٹ پر ان کو سوار کرا دیا، میں ان کو لے کر مدینہ منورہ میں آ گیا، ان کو بنی ساعدہ میں ٹھہرایا، محلے کی خواتین ان کے پاس اکٹھی ہوئیں، ان کو مبارک بادیاں دیں، پھر جب وہ باہر نکلیں تو سب ان کے حسن و جمال کی تعریفیں کر رہی تھیں، مدینہ منورہ میں یہ بات عام ہوگئی اور ان کی مدینہ منورہ میں آمد زبان زدِ عام ہوگئی۔ابواسید ساعدی فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی طرف آیا، آپ ﷺ اس وقت بنی عمرو بن عوف میں موجود تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا۔ اِدھر مدینہ کی خواتین میں ان کے حسن و جمال کا چرچا سن کر ایک عورت اُن کے پاس آئی وہ واقعی سب سے زیادہ حسین و جمیل تھیں، اُس عورت نے کہا: تو بادشاہ زادی ہے، اگر تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو ان سے توبہ کرو، کیونکہ (اس طرح) رسول اللہ ﷺ تیری طرف متوجہ ہوں گے اور تُو صاحبِ نصیب ہوگی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِنْدِيَّةَ فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ تِسْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ

✧✧ ابن ابی عون فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ماہ ربیع الاول سن ۹ ہجری کو کندیہ کے ساتھ نکاح کیا تھا۔

قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِالْمَلِكِ كَتَبَ اِلَيْهِ يَسْاَلُهُ هَلْ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْتَ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ؟ فَقَالَ: مَا تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ وَلَا تَزَوَّجَ كِنْدِيَّةً اِلَّا اُخْتَ بَنِي الْجَوْنِ فَمَلِكَهَا فَلَمَّا اَتَى بِهَا وَقَدِمَتِ الْمَدِينَةَ نَظَرَ اِلَيْهَا فَطَلَّقَهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا

✧✧ ولید بن عبدالملک نے حضرت عروہ کی طرف خط لکھ کر پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اشعث بن قیس کی بہن کے ساتھ نکاح کیا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے اُس سے ہرگز نکاح نہیں کیا اور نہ ہی کسی کندیہ سے نکاح کیا ہے، ہاں البتہ بنی الجون کی بہن آپ کی ملکیت میں آئی تھی، آپ ﷺ نے اس کے ساتھ نکاح کیا تھا لیکن جب وہ حضور ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں آئی، آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو اس کو طلاق دے دی تھی، اس کے ساتھ ہمبستری نہیں کی تھی۔

قَالَ: وَذَكَرَ هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَنَّ ابْنَ الْغَسِيلِ، حَدَّثَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِي اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَاءَ بِنْتَ النُّعْمَانِ الْجَوْنِيَّةَ فَاَرْسَلَنِي فَجِئْتُ بِهَا، فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: اَخْضِبِيهَا اَنْتِ وَاَنَا اَمْشِطُهَا فَفَعَلَتَا ثُمَّ قَالَتْ لَهَا اِحْدَاهُمَا: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ مِنَ الْمَرْاَةِ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ اَنْ تَقُولَ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَاَغْلَقَ الْبَابَ وَاَرْخَى السِّتْرَ مَدَّ يَدَهُ اِلَيْهَا فَقَالَتْ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُمِّهِ عَلَى وَجْهِهِ فَاسْتَتَرَ بِهِ وَقَالَ: عُذْتِ بِمُعَاذٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . قَالَ اَبُو اُسَيْدٍ: ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ: يَا اَبَا اُسَيْدٍ اَلْحِقْهَا بِاَهْلِهَا وَمَتِّعْهَا بِرَازِقِيَّيْنِ - يَعْنِي كِرْبَاسَيْنِ - فَكَانَتْ تَقُولُ: ادْعُونِي الشَّقِيَّةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدٍ: فَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ اَنَّهَا مَاتَتْ كَمَدًا

✧✧ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں، آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت نعمان جونیہ کے ساتھ نکاح کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لینے کے لئے مجھے بھیجا تھا، میں جا کر ان کو لے آیا، (جب وہ آ گئیں تو) ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں اس کو خضاب لگاؤں گی اور تو اس کو کنگھی کرنا، پھر ان دونوں نے یہ کام کیا، اس کے بعد ان میں سے ایک (اسماء سے) کہنے لگی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی بیوی ان کے پاس جائے تو وہ کہے ''اعوذ باللہ منک''۔ (میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں)۔ جب اسماء، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں داخل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ بند کیا، اور پردے لٹکا دیئے، اور اپنا ہاتھ اُس کی جانب بڑھایا تو اس نے کہہ دیا ''اعوذ باللّٰه منك''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آستین کے ساتھ اپنا چہرہ چھپایا، اُس سے پردہ کر لیا اور اس سے فرمایا: تجھے پناہ دے دی گئی ہے، یہ الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمائے۔ حضرت ابواسید فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: اے ابواسید! تم اس کو اس کے گھر والوں تک پہنچا دو، اور اس کو دو رازقین یعنی دو کرباس حق مہر دے دو۔ اسماء بنت نعمان کہا کرتی تھیں: مجھے ''شقیہ'' (بدبخت) کہہ کر پکارا کرو۔ زہیر بن معاویہ جعفی کہتے ہیں: وہ دل کی بیماری کی وجہ سے فوت ہوئی تھیں۔

قَالَ هِشَامٌ: وَحَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَلَفَ عَلَى اَسْمَاءَ بِنْتِ النُّعْمَانِ الْمُهَاجِرُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ، فَاَرَادَ عُمَرُ اَنْ يُعَاقِبَهَا فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا ضُرِبَ عَلَيَّ الْحِجَابُ وَلَا سُمِّيتُ بِاُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَكَفَّ عَنْهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مہاجر بن ابی امیہ نے حضرت اسماء بنت نعمان پر الزام لگایا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسماء کو سزا دینے کا ارادہ کیا، تو انہوں نے کہا: نہ تو مجھ پر پردہ فرض کیا گیا تھا اور نہ ہی مجھے ''ام المومنین'' کا رتبہ ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔

ذِكْرُ قُتَيْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اُخْتِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ

اشعث بن قیس کی بہن قتیلہ بنت قیس کا ذکر

6817 - اَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقَرْحِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى:

ثُمَّ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ وَفْدُ كِنْدَةَ قُتَيْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ فِي سَنَةِ عَشْرَةٍ، ثُمَّ اشْتَكَى فِي النِّصْفِ مِنْ صَفَرٍ، ثُمَّ قُبِضَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ لِيَوْمَيْنِ مَضَيَا مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْاَوَّلِ، وَلَمْ تَكُنْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ وَلَا دَخَلَ بِهَا وَوَقَّتَ بَعْضُهُمْ وَقْتَ تَزْوِيجِهِ اِيَّاهَا، فَزَعَمَ اَنَّهُ تَزَوَّجَهَا قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرٍ، وَزَعَمَ آخَرُونَ اَنَّهُ تَزَوَّجَهَا فِي مَرَضِهِ، وَزَعَمَ آخَرُونَ اَنَّهُ اَوْصَى اَنْ يُخَيَّرَ قُتَيْلَةُ فَاِنْ شَاءَتْ، فَاخْتَارَتِ النِّكَاحَ، فَزَوَّجَهَا عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ بِحَضْرَمَوْتَ، فَبَلَغَ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُحَرِّقَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا هِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا دَخَلَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا ضَرَبَ عَلَيْهَا الْحِجَابَ، وَزَعَمَ بَعْضُهُمْ اَنَّهَا ارْتَدَّتْ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کندہ کا وفد آیا، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے اشعث بن قیس کی بہن قتیلہ بنت قیس کے ساتھ نکاح کیا، یہ سن ۱۰ ہجری کی بات ہے، پھر ماہ صفر کے درمیان حضور ﷺ بیمار ہوگئے، اور اسی سال ۱۲ ربیع الاول، سوموار کے دن آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوگیا، قتیلہ نہ تو حضور ﷺ کے پاس آئی، اور نہ ہی حضور ﷺ نے اس سے ہمبستری فرمائی۔ بعض محدثین نے ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے نکاح کا وقت بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے اس سے نکاح کیا تھا۔ دیگر محدثین کا کہنا ہے کہ حضور ﷺ نے بیماری کی حالت میں اس سے نکاح کیا تھا۔ کچھ محدثین کا یہ موقف ہے کہ حضور ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ قتیلہ کو اختیار دیا جائے، اگر وہ کسی دوسری جگہ نکاح کرنا چاہے تو اس کو کرنے دیا جائے، چنانچہ حضرت عکرمہ بن ابی جہل نے حضر موت میں اس سے نکاح کیا۔ اس بات کی اطلاع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میرا تو ارادہ ہے کہ ان دونوں کو جلا ڈالوں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ امہات المومنین میں سے تو نہیں ہے، نہ ہی نبی اکرم ﷺ نے اس سے ہمبستری کی ہے۔ نہ اس پر پردے کے احکام نافذ فرمائے ہیں۔ بعض محدثین تو کہتے ہیں کہ وہ مرتد ہوگئی تھی۔ (العیاذ باللہ)

ذِكْرُ سَرَارِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَوَّلُهُنَّ مَارِيَةُ الْقِبْطِيَّةُ اُمُّ اِبْرَاهِيمَ

رسول اللہ ﷺ کی کنیزوں کا ذکر، سب سے پہلی سیّدہ ماریہ قبطیہ ہیں جو کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں

6818 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَبُو اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَاسْتَسَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارِيَةَ الْقِبْطِيَّةَ، فَوَلَدَتْ لَهُ اِبْرَاهِيمَ

✧✧ ابن شہاب زہری کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سیّدہ ماریہ قبطیہ کو کنیز کے طور پر رکھا تھا، ان کے ہاں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تھی۔

6819 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ